

اصلاحِ اغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اصلاح

سلسلہ نمبر 106:

خواتین کی نماز کا سنت طریقہ

مع کلماتِ نماز، کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، ایمانِ مجمل، ایمانِ مفصل اور ان کا ترجمہ

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

فہرست

- خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ
- خواتین کی نماز سے متعلق چند اہم مسائل
- نماز کب فرض ہوتی ہے؟
- ناپاکی کے مخصوص ایام میں نماز کا حکم
- نماز کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کی پاکی کا حکم
- نماز کے لیے وضو یا غسل کا حکم
- نماز کے لیے خصوصی طور پر پردے کا حکم
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق
- عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ کون سی ہے؟
- نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم
- نمازوں کے اوقات
- عام نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟
- قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟
- فجر کی سنتیں کب ادا کی جائیں؟
- نمازوں کی رکعات
- نماز کی نیت کے مسائل
- نمازوں میں قیام کا حکم
- سکون و اطمینان سے نماز ادا کرنے کی اہمیت
- ثناء، آعوذ باللہ اور بسم اللہ کس کس رکعت میں پڑھنی ہے؟
- سورت فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا حکم
- نماز کے آخر میں دعا سے متعلق اہم مسائل
- نماز و تراویح کرنے کا طریقہ
- سجدہ سہو کرنے کا طریقہ
- نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کرنے کا حکم
- کلمات نماز، کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، ایمان مجمل، ایمان مفصل اور ان کا ترجمہ

خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ:

نماز شروع کرتے وقت با وضو ہو کر کسی پاک جگہ قبلہ رخ کھڑی ہو جائے، پاؤں کا رخ بھی قبلہ کی طرف رکھے، سینہ یا سر نہ جھکائے بلکہ جسم مکمل طور پر سیدھا رکھے، اور اپنی نظر سجدے کی جگہ کی طرف رکھے اور دونوں پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف رکھے، اور دونوں کو قریب قریب رکھے، دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ رکھے، البتہ اگر دونوں کو ملا لے تب بھی درست ہے۔ نماز سے پہلے کسی موٹی چادر یا دوپٹے سے سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے اور دیگر بدن کو اچھی طرح چھپالے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرے، دل میں نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کر لے تب بھی درست ہے۔ پھر تکبیر تحریمہ کے لیے کندھوں تک ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھ قبلہ رخ اور انگلیاں سیدھی رہے، البتہ ہاتھ اٹھاتے وقت دوپٹے سے ہاتھ باہر نہ نکالے بلکہ اندر ہی اندر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر آجائے، مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔ پھر ثنائی یعنی ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ پڑھے، پھر تَعَوُّذُ یعنی ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ اور پھر تسمیہ یعنی ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھے، پھر سورت فاتحہ اور پھر اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے۔ یہاں تک قیام پورا ہو گیا۔ پھر رکوع کرے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لیے جاتے وقت تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ کر تکبیر ختم کرے۔ رکوع میں پوری طرح نہ جھکے بلکہ تھوڑا سا جھک جائے، وہ بھی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور خوب سمٹ کر رکوع کرے کہ بازوؤں کو پہلوؤں (یعنی کہنیوں کو پسلیوں) سے ملا لے، گھٹنوں کو سیدھا نہ رکھے بلکہ تھوڑا سا آگے جھکالے (یعنی ذرا سا خم دے دے)، ہاتھوں سے گھٹنے نہ پکڑے بلکہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لے اور انگلیاں آپس میں ملا لے، نظر پاؤں کی طرف رکھے، اور دونوں پاؤں آپس میں ملا لے۔ رکوع خوب اطمینان سے کرے کہ کم از کم تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ اطمینان سے پڑھ سکے۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع یعنی ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ اس طرح کہے کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے شروع کرے اور کھڑے ہوتے ہی ختم کرے۔ رکوع کے بعد خوب سیدھا ہو کر اطمینان سے کھڑی ہو جائے اور تمہید یعنی ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے۔ پھر سجدہ کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ سجدے کے لیے جاتے ہوئے تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے شروع کرے اور سجدے

میں پہنچ کر ختم کرے۔ سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے جائے، زمین پر پہلے اپنے گٹھنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے، اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھے، اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں سے مل جائے، کھنیاں زمین پر بچھا دے اور سینے (یعنی پہلو) سے بھی لگا دے، دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر زمین پر بچھا دے، اور جتنا ہو سکے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے، سجدے کی حالت میں نگاہ ناک کی طرف رکھے۔ سجدہ خوب اچھی طرح کرے جس میں اطمینان سے کم از کم تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھ سکے۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائے، سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور بیٹھتے ہی ختم کرے۔ سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے، دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں سیدھی ہوں، ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف رکھے۔ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے جس طرح پہلا سجدہ کیا گیا، دوسرا سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لیے اٹھ جائے، اٹھتے وقت بلا ضرورت زمین کا سہارا نہ لے، اور اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور کھڑے ہوتے ہی ختم کر دے۔ یہ پہلی رکعت مکمل ہوئی۔

دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنی ہے جس طرح پہلی رکعت ادا کی گئی، البتہ دوسری رکعت میں پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھے، پھر فاتحہ اور سورت۔ دوسری رکعت ادا کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے (جس کا طریقہ ماقبل میں گزر چکا)، اور التحیات سے شروع کرے، پھر تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اشارہ کرتے وقت دائیں ہاتھ کی درمیان والی بڑی انگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر گول ساحلقہ بنائے اور کنارے کی چھوٹی انگلی (یعنی چھنگلی) اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کر لے، اور ”لَا اِلٰهَ“ پر شہادت کی انگلی کو اوپر اٹھا کر قبلہ کی طرف اشارہ کرے، اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ کہتے وقت اس کو جھکا دے اور آخر تک ہاتھ کو اسی طرح رہنے دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر لے، سلام پھیرتے وقت کندھے کی طرف نگاہ رکھے، اور دائیں بائیں جانب سلام پھیرتے وقت فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہ دور رکعت نماز کا طریقہ مکمل ہو چکا۔

(ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، بہشتی زیور، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

خواتین کس نماز سے متعلق چند اہم مسائل

نماز کب فرض ہوتی ہے؟

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لڑکی جب تک بالغ نہ ہوئی ہو تو اس کے ذمے نماز فرض نہیں، البتہ بلوغت سے پہلے بھی اس کو نماز کی عادت ڈالنی چاہیے اور ان کو بھرپور ترغیب دینی چاہیے۔ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے ذمے نماز فرض ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ جب لڑکی کی عمر اسلامی سال کے اعتبار سے 9 سال ہو جائے تو اس کے بعد جب بھی بلوغت کی علامات [جیسے ماہواری، احتلام وغیرہ] ظاہر ہو جائیں تو یہ بالغ ہو جاتی ہے، البتہ اگر کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہو تو پھر 15 سال کی عمر میں لڑکی بالغ شمار کی جائی گی۔

(صحیح مسلم حدیث: 4814 مع تكملة فتح الملهم، ردالمحتار، العالمگیریہ، كنز الدقائق مع البحر الرائق)

ناپاکی کے مخصوص ایام میں نماز کا حکم:

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں، بلکہ ان ایام میں نماز معاف ہے، جس کی قضا بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

نماز کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کی پاکی کا حکم:

1- نماز ادا کرنے کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، اس لیے نماز سے پہلے تحقیق کر لی جائے کہ کہیں کوئی گندگی تو نہیں لگی، تاکہ اس کو صاف کر لیا جائے۔ بعض خواتین پاکی کا اچھی طرح خیال نہیں رکھتیں حتیٰ کہ بچے کا پیشاب اگر کپڑوں یا جسم پر لگ جائے تو اس کو بھی اہتمام سے اچھی طرح نہیں دھوتیں، یاد رہے کہ بچہ چاہے جتنا بھی چھوٹا ہو اس کا پیشاب بھی ناپاک ہے، اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔

2- زمین اگر پاک ہو تو اس پر مصلیٰ وغیرہ بچھائے بغیر بھی نماز ادا کرنا درست ہے۔

3- زمین پر اگر کوئی نجاست لگ جائے [جیسے پیشاب یا ناپاک پانی وغیرہ]، اور پھر وہ زمین کسی بھی وجہ سے ایسی سوکھ جائے کہ اس نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو وہ زمین پاک ہو جاتی ہے، اس کو دھونے کی ضرورت نہیں رہتی، اس لیے ایسی زمین پر کچھ بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ایسی زمین پر تیمم کرنا جائز نہیں۔ اور اگر ایسی زمین کو خشک ہو جانے کے بعد پانی لگ بھی جائے تب بھی وہ پاک ہی کہلائے گی اور وہ پانی بھی پاک ہی شمار ہوگا۔

4۔ یاد رہے کہ جگہ کے پاک ہونے سے مراد دونوں قدموں، ہاتھوں، گھٹنوں اور پیشانی رکھنے کی جگہ ہے، نہ کہ پوری جگہ، اس لیے اگر کوئی قالین، جائے نماز یا زمین وغیرہ ناپاک ہو لیکن نمازی کے دونوں قدم، گھٹنے، ہاتھ اور پیشانی کی جگہ پاک ہو تو اس صورت میں بھی نماز ادا ہو جائے گی۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 382 مع اعلیٰ السنن، البحر الرائق، ردالمحتار، الہندیہ، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ عثمانی)

نماز کے لیے وضو یا غسل کا حکم:

نماز کے لیے با وضو ہونا ضروری ہے، چاہے وضو کرے یا غسل، البتہ اگر کسی عورت پر جنابت یا حیض و نفاس کی وجہ سے غسل فرض ہو چکا ہو تو اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ وضو یا غسل مکمل طور پر اچھے طریقے سے کرنا چاہیے، بعض خواتین جلدی میں ٹھیک طرح وضو یا غسل نہیں کرتیں جس کی وجہ سے بعض جگہیں خشک رہ جاتی ہیں، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار)

نماز کے لیے خصوصی طور پر پردے کا حکم:

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز سے پہلے اپنے سارے جسم، سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے وغیرہ کو اچھی طرح چھپالے۔ یاد رہے کہ لباس، دوپٹہ یا چادر اس قدر موٹے ہونے ضروری ہیں کہ جسم اور بال نظر نہ آئیں، ورنہ تو نماز نہیں ہوگی۔ بعض خواتین پردے کا خیال نہیں رکھتیں جس کی وجہ سے ظاہر ہے کہ ان کی نماز ہی نہیں ہوتی، اس لیے پردے کا خوب اچھی طرح اہتمام کرنا چاہیے۔

(ردالمحتار، بہشتی زیور، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

مرد اور عورت کی نماز میں فرق:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مسائل میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، ان میں سے ایک اہم فرق یہ ہے کہ عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اس لیے اوپر عورت کی نماز کا جو طریقہ بیان ہو چکا اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں حتیٰ کہ وہ عورتوں کو مردوں کی طرح نماز پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں، تو ایسے لوگ کھلی

غلطی کا شکار ہیں کیوں کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(السنن الکبریٰ للبیہقی باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَانِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مَعَ حَدِيثٍ: 3324، 3325، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 2486 - 2489، 2799، 2793 - 2798، مجمع الزوائد حدیث: 2594، المعجم الکبیر حدیث: 28، مراسیل ابی داود حدیث: 87، مصنف عبد الرزاق حدیث: 5066، 5068، 5069، 5071، فیض القدر، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ کون سی ہے؟

پردہ عورت کے لیے بہترین زیور ہے جو کہ اس کی حیا کا تقاضا بھی ہے کیوں کہ عورت نام ہی پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے پردے میں رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی محبوب عمل ہے، وہ جس قدر پردے میں رہے گی اتنا ہی اس کے لیے افضل ہے۔ اسی پردے اور حیا کی وجہ سے عورت کے لیے گھر کے کسی پوشیدہ جگہ میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل ہے، جیسے صحن سے برآمدے میں نماز پڑھنا افضل ہے، برآمدے سے کمرے میں نماز ادا کرنا افضل ہے اور کمرے میں بھی کسی پوشیدہ کونے میں نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو نماز کے لیے مسجد جانا چاہیے، یاد رہے کہ ان کی یہ بات درست نہیں بلکہ یہ واضح غلطی ہے۔

(سنن ابی داود حدیث: 570، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 7697، 7702، مجمع الزوائد حدیث: 2115، 2118، المستدرک للحاکم حدیث: 757، مرقاة المفاتیح، رد المحتار)

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم:

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے، بعض خواتین تحقیق کیے بغیر کسی بھی طرف رخ کر کے نماز شروع کر لیتی ہیں، یاد رہے کہ یہ واضح غلطی ہے، بلکہ قبلہ رخ ہونے کا خوب اہتمام ہونا چاہیے۔ (رد المحتار)

نمازوں کے اوقات:

نماز ادا کرنے سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ نماز کا وقت داخل ہوا ہے یا نہیں، کیوں کہ جب تک کسی نماز کا وقت داخل نہ ہو تو وہ نماز ادا نہیں ہوتی۔ (رد المحتار)

نماز فجر: نماز فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہے، اس دوران جب بھی فجر کی نماز ادا کی جائے تو

درست ہے البتہ عورت کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ وقت داخل ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے پہلے فجر ادا کر لے۔ اور جب سورج نکلنا شروع ہو جائے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

نمازِ ظہر: دوپہر کو جب زوال ہو جائے تو نمازِ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور یہ عصر تک رہتا ہے، نمازِ عصر کا وقت شروع ہوتے ہی ظہر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

نمازِ عصر: جیسے ہی نمازِ ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، نمازِ عصر کا وقت مغرب تک رہتا ہے، نمازِ مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی عصر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، البتہ عصر کی نماز میں بلا عذر اس قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ سورج پیلا پڑ جائے اور اس کی طرف سہولت سے دیکھا جاسکے یعنی مکروہ وقت داخل ہو جائے، واضح رہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے کے پندرہ منٹ عصر کا مکروہ وقت شمار ہوتے ہیں۔

نمازِ مغرب: جیسے ہی نمازِ عصر کا وقت ختم ہو جائے تو مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، نمازِ مغرب کا وقت عشا تک رہتا ہے، نمازِ عشا کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز قضا ہو جاتی ہے، البتہ مغرب کی نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد جلد از جلد ادا کرنی چاہیے، واضح رہے کہ مغرب کی نماز میں کسی مجبوری کے بغیر اس قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ اندھیرا پھیل جائے اور تارے نکل آئیں یعنی عشا کا وقت قریب آجائے، البتہ نماز ادا ہی شمار ہوگی۔

نمازِ عشا: نمازِ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی نمازِ عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عشا کی نماز کا وقت فجر تک رہتا ہے، نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتے ہی عشا کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار وغیرہ)

نمازِ وتر: جو وقت عشا کا ہے وہی وتر کا ہے، البتہ وتر کو عشا سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی نے بھول کر عشا سے پہلے وتر ادا کر لی تو ادا ہو جائے گی، اسی طرح اگر وتر ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشا کی فرض نماز تو فاسد ہو گئی تھی تو ایسی صورت میں بھی وتر کا اعادہ نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری، عمدۃ الفقہ ودیگر کتب)

واضح رہے کہ خواتین کے ذمے نہ تو نمازِ جمعہ فرض ہے اور نہ ہی عیدین کی نماز واجب ہے۔

مسئلہ:

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں بلکہ جیسے ہی نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وہ نماز ادا کر سکتی ہیں اگرچہ مسجد کی اذان نہ ہوئی ہو، البتہ جن خواتین کو وقت داخل ہونے کا علم نہیں ہوتا تو ان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ مسجد کی اذان کا انتظار کر لیا کرے۔

عام نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟

عام نفل نماز کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ یہ شب و روز میں کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے، البتہ تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نفل پڑھنا جائز نہیں:

- 1- صبح صادق سے لے کر سورج نکل آنے تک۔
- 2- دوپہر کو زوال کے وقت، یہ احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔
- 3- عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک۔

قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟

قضا نماز ادا کرنے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی موقع ملے تو ادا کر لینا چاہیے، البتہ تین اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں:

- 1- جب سورج نکل رہا ہو، یہ وقت تقریباً دس منٹ تک رہتا ہے۔
- 2- دوپہر کو زوال کے وقت، یہ بھی احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔
- 3- جب سورج ڈوب رہا ہو، یہ مغرب کا وقت داخل ہونے سے پہلے کا وقت ہے جو کہ تقریباً پندرہ منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

فجر کی سنتیں کب ادا کی جائیں؟

فجر کی سنتیں فجر کی فرض نماز سے پہلے پڑھنی چاہیے، اگر کسی نے فرض سے پہلے سنت نہیں پڑھی تو فرض پڑھ لینے کے بعد سورج طلوع ہونے تک سنت پڑھنا درست نہیں، بلکہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر اس دن کے زوال سے پہلے تک ان سنتوں کی قضا پڑھنا بہتر ہے، اس کے بعد ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

نمازوں کی رکعات:

- نماز فجر کی چار رکعات ہیں: دو رکعات سنت مؤکدہ اور دو رکعات فرض۔
- نماز ظہر کی دس رکعات ہیں: چار سنت مؤکدہ، چار فرض اور دو سنت مؤکدہ۔
- نماز عصر کی چار رکعات فرض ہیں۔
- نماز مغرب کی پانچ رکعات ہیں: تین فرض اور دو سنت مؤکدہ۔
- نماز عشا کی نو رکعات ہیں: چار فرض، دو سنت مؤکدہ اور تین و ترواجب۔

نماز کی نیت کے مسائل:

1- نماز کے لیے نیت کرنا فرض ہے، نیت درحقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کر لے تب بھی درست ہے، اور کوشش یہ کرے کہ نیت طویل نہ ہو بلکہ مختصر سی ہو جیسے فرض نماز کی نیت یوں کرے: میں فجر کی دو رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں ظہر کی چار رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور سنتوں کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت سنت ادا کرتی ہوں، یا: میں مغرب کی دو رکعت سنت ادا کرتی ہوں۔ اور وتر کی نیت یوں کرے: میں تین رکعت وتر ادا کرتی ہوں۔ اور نفل کی نیت یوں کرے: میں دو رکعت نفل نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں دو رکعت اشراق کی نماز ادا کرتی ہوں۔ اور قضا نماز کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں تو یوں نیت کرے: میں ظہر کی پہلی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی پہلی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو زبان سے نیت کرنے میں مشکل پیش آتی ہو تو دل ہی دل میں نیت کر لیا کرے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

2- بعض خواتین کو نیت کے بارے میں شک کی بیماری لگ جاتی ہے کہ وہ بار بار نیت کرتی ہیں اور پھر بھی یہ سمجھتی ہیں کہ نیت نہیں ہوئی، تو ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ شک کی طرف ہرگز توجہ نہ دیا کریں کیوں کہ شک کی طرف جتنی بھی توجہ دی جائے تو شک اتنا ہی بڑھتا ہے، اسی طرح ان کو چاہیے کہ وہ زبان سے نیت نہ کریں بلکہ دل ہی میں نیت کر لیا کریں تاکہ یہ شک ختم ہو سکے۔ اور یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی کے دل میں صحیح نیت ہو لیکن زبان سے نیت کرتے وقت اس سے غلطی ہو جائے جیسے عصر کی جگہ مغرب کہہ دیا، یا چار رکعات کی جگہ تین کہہ دیا تو اس سے نماز پر کچھ فرق نہیں پڑتا بلکہ نماز بالکل درست ہے کیوں کہ اصل اعتبار دل کی نیت کا ہے اور دل کی نیت درست ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

نمازوں میں قیام کا حکم:

فرض نمازوں اور واجب نماز جیسے وتر میں قیام فرض ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں قیام فرض نہیں، اس لیے یہ نمازیں بیٹھ کر بھی ادا کرنا جائز ہیں، البتہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، البتہ سنت مؤکدہ نمازوں میں کوشش یہی ہونی چاہیے کہ بلا عذر

بیٹھ کر ادا نہ کی جائیں، خصوصاً فجر کی سنتوں میں قیام کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے کیوں کہ بعض فقہا کرام نے ان میں بھی قیام کو فرض قرار دیا ہے۔ بہت سی خواتین معمولی عذر یا صرف تھکاوٹ کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتی ہیں جبکہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتی ہیں، انہیں یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

سکون و اطمینان سے نماز ادا کرنے کی اہمیت:

رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے، اسی طرح دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے، یہ دونوں واجب ہیں اور ان کو اس قدر اطمینان سے ادا کرنا بھی واجب ہے کہ جسم کے اعضاء اپنی جگہ پر سکون ہو جائیں، جس کی مقدار ایک تسبیح (یعنی سبحان اللہ یا سبحان ربی الاعلیٰ) کے برابر ہے، اس لیے قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ وغیرہ خوب اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنے چاہیے، ان میں جلدی ہر گز نہیں کرنی چاہیے۔ بعض خواتین رکوع میں جاتے ہی فوراً اٹھ کھڑی ہوتی ہیں، یا رکوع سے اٹھتے ہی سجدے میں چلی جاتی ہیں اور اطمینان سے قومہ نہیں کرتیں، یا پہلے سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے میں چلی جاتی ہیں اور اطمینان سے جلسہ نہیں کرتیں؛ تو یاد رہے کہ یہ گناہ ہے اور ایسی خواتین کے ذمے یہ نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

ثنا، اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ کس کس رکعت میں پڑھنی ہے؟

ہر نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں ثنا، اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے، جبکہ باقی تمام رکعتوں کے شروع میں سورۃ فاتحہ سے پہلے صرف بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے۔ (ردالمحتار)

سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنے کا حکم:

1- سنت نمازوں، نفل نمازوں اور نماز وتر کی تمام رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا واجب ہے، جبکہ فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھنا واجب ہے بس! فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ نہیں پڑھنی چاہیے، لیکن اگر کسی نے سورۃ پڑھ لی تو نماز پھر بھی درست ہے، سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

2- سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانے کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورۃ ملا لی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک

یاد و ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ ملائی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہو سکے گی، لیکن ہر مؤمن کو حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ سورتیں یاد ہونی چاہیے تاکہ وہ نمازوں میں صرف مختصر قرأت پر اکتفا نہ کرے بلکہ ذرا طویل قرأت کا لطف بھی اٹھائے۔ (ردالمحتار)

نماز کے آخر میں دعا سے متعلق اہم مسائل:

نماز کے آخر میں سلام سے پہلے جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے بلکہ کوئی بھی مناسب دعا مانگی جاسکتی ہے البتہ ان امور کا لحاظ رکھا جائے:

- 1۔ دعا عربی زبان میں ہو۔ 2۔ قرآن و حدیث سے ثابت دعاؤں کا اہتمام بہتر اور زیادہ اہم ہے۔
- 3۔ عربی دعا میں بھی ایسی چیز نہ مانگی جائے جو مخلوق سے مانگی جاسکتی ہو یعنی وہ چیز دینا مخلوق کے بس میں بھی ہو جیسے اے اللہ! مجھے کھانا دے دے، مجھے کپڑے دے دے؛ نماز میں ایسی دعا کی ممانعت ہے۔ (ردالمحتار)

نماز و تراویح کرنے کا طریقہ:

نماز و تراویح میں دوسری رکعت کے قعدے سے اٹھنے کے بعد پہلے بسم اللہ، پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے، اس کے بعد تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے، پھر دعائے قنوت پڑھے، اس کے بعد رکوع کر کے نماز مکمل کر لے، اگر کوئی شخص و تراویح میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کو چاہیے کہ آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

- 1۔ نماز میں بعض غلطیاں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں کہ جن کی تلافی کے لیے نماز کے آخر میں سجدہ سہو کی ضرورت پڑتی ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں تشهد پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیرا جائے پھر اس کے بعد دو سجدے کیے جائیں، پھر التحیات سے شروع کر کے آخر تک پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے۔ (ردالمحتار)
- 2۔ اگر کسی نے درود شریف یا دعا پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کیا تب بھی درست ہے۔ اور اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرے بغیر ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی سجدہ سہو ادا ہو جائے گا البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔
- 3۔ نماز میں ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے، اگر سجدہ سہو

ادانہ کیا تو نماز واجب الاعدادہ ہوگی یعنی دوبارہ پڑھنی واجب ہوگی۔ (ردالمحتار)

نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کرنے کا حکم:

نماز میں آنکھیں کھلی ہی رکھنی چاہیے، آنکھیں کھلی رکھ کر ہی خشوع پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے البتہ اگر آس پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جو خشوع پیدا کرنے میں رکاوٹ ہو اور اس کی وجہ سے دھیان بٹ رہا ہو تو ایسے میں اگر کوئی شخص آنکھیں بند رکھے تاکہ توجہ رہے تو درست ہے۔ (ردالمحتار، اصلاحی خطبات)

وضاحت:

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ عام فہم اور مختصر انداز میں خواتین کو نماز کا طریقہ اور اس کے بنیادی مسائل سکھائے جائیں، خواتین سے گزارش ہے کہ اس کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق اپنی نمازوں کو درست کریں، اسی طرح مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ وہ ان مسائل سے اپنی خواتین کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ قبولیت اور نافعیت عطا فرمائے۔

کلماتِ نماز

مع کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، ایمانِ مجمل، ایمانِ مفصل اور ان کا ترجمہ

کلمہ طیبہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی

دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ایمان مجمل:

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ، وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ،

إِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ.

میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے، اور میں نے اس کے تمام احکام

قبول کیے، اقرار کیا زبان سے اور تصدیق کی دل سے۔

ایمان مفصل:

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے

دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

(بھی میں ایمان لایا)۔

نماز

تکبیر:

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تعوذ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے۔

سورۃ الفاتحہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (1) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (2) مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ (3)
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (4) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (5) صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ 6 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (7) أَمِينَ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے، جو روز جزا کا مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما، اُن لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے، نہ کہ اُن لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا، اور نہ اُن کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

سورۃ الکوثر:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (1) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (2) إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (3)
ترجمہ: (اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دی ہے، لہذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو، یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔

سورۃ الاخلاص:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3)
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)

ترجمہ: کہہ دو: بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے، اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اُس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے جوڑ کا بھی کوئی نہیں۔

سورة الفلق:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3)
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)

ترجمہ: کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے، اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورة الناس:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلَهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ (6)

ترجمہ: کہو کہ: میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی، اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، چاہے وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

رکوع کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
پاک ہے میرا عظیم رب۔

رکوع سے اٹھتے وقت کی تسمیح:

سَبِّحَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

اللہ نے اس شخص کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

قومہ کی تحمید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

سجدے کی تسمیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

پاک ہے میرا عالی شان رب۔

التحيات / تشهد:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں، فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے

نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا

ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے

اور رسول ہیں۔

درود شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ ○ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ ○

ترجمہ: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل
فرمائی ابراہیم ﷺ پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔
اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم ﷺ پر
اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعا:

- 1- رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا
فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔
- 2- اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفُرْ لِي
مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○
ترجمہ: اے اللہ، میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا، اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا کوئی
گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم
فرمادے، یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سلام:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

دعائے قنوت:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ،
وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ○ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ، إِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ○

ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے مدد طلب کرتے ہیں، اور آپ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور آپ پر ایمان رکھتے ہیں، اور آپ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور آپ کی اچھی تعریف کرتے ہیں، اور آپ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے، اور ہم اس شخص سے الگ ہوتے ہیں اور اس کو چھوڑتے ہیں جو آپ کی نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، اور آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، اور آپ ہی کی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں، اور آپ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً آپ کا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

4 جمادی الأولى 1441ھ / 31 دسمبر 2019

03362579499